

11 1128

قصیدہ

مصنف

مولوی حکیم محمد وحید الدین حسنا عالی حیدر آبادی

مستتر صد شرف اخانیونانی سرکار عالی

مترجم

شمس العلماء مولانا الطاف حسین حسنا حالی بانی تہی

بہار رمضان المبارک ۱۳۲۲ھ

در مطبع شمس واقع آگرہ طبع شد

حق مہم محفوظ ہے

دیباچہ

۲۳ھ ہجری میں جو تقریب جشن سالگاہ چہل سالہ اعلیٰ حضرت نظام الملک آصف جاہ
سادس خلد اللہ مکہ حیدرآباد فرخندہ بنیاد میں خاکسار کا آنا ہوا اثنائے قیام میں ایک روز اہل
حیدرآباد میں سے مولوی حکیم وحید الدین صاحب اور مولوی قطب الدین محمد علی رضا
جن کی فضیلت، قابلیت، محبت اور صداقت کا نقش کبھی میرے دل سے محو نہ ہو گا مجھ سے ملنے کو
تشریف لائے۔ میں نے اس خیال سے کہ دونوں صاحب عربی علم اب سے خاص دلچسپی رکھتے ہیں
اندلس کے نامور ادیب صالح بن شریف رندمی کے اومشہور و معروف قصیدہ کا ذکر
ان سے کیا جو ادیب موصوف نے خرابی اندلس اور وہاں کے مسلمانوں کی تباہی پر لکھا ہے اور
نیز قصیدہ مذکور جو اتفاق سے اوس وقت موجود تھا دونوں صاحبوں کو دکھایا اور مولوی
وحید الدین صاحب سے یہ درخواست کی کہ اسی بحر قافیہ میں آآپ بھی ایک عربی قصیدہ مسلمانوں کی
موجودہ حالت پر لکھیں تو نہایت ہی مناسب ہو۔ میں ان کا دل سے شکریہ ادا کیا انھوں نے میری اس
درخواست کو بطور غریب منظور فرمایا اور باوجود ہجوم خدمات سرکاری ایک ہفتہ کے اندر اندر ایک سو ستر بیت کا
قصیدہ حسین باوجود زبان کی صفائی اور سلاست کو مسلمانوں کی حالت کا نقشہ نہایت خوبی کے ساتھ درج کیا
یہ میں کھینچا گیا ہے تیار کر لیا اور دونوں صاحبوں نے ازراہ محبت مجھ سے یہ خواہش کی کہ میں اوس کا دو
ترجمہ کر دوں تاکہ اصل اور ترجمہ دونوں ایک ساتھ چھپ کر شائع کئے جائیں اگرچہ میں نہایت عظیم الفرصت تھا مگر
اون کا شکریہ ادا کرنے کا اس سے بہتر کوئی طریقہ نہ تھا کہ ان کو اس حکم کی تعمیل کجا ہی چاہتا ہوں اچھے بیٹھے بطور
ہوسکار میں نے اس خدمت کو انجام دیا امید ہے کہ یہ قصیدہ مع اپنے اردو ترجمہ کے ہماری کمیٹی اور اتحاد کو
ہمیشہ یاد دلائیگا۔ واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ۵

الطاف حسین حالی۔ نظام کلب۔ حیدرآباد دکن۔ ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۲۰ھ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اهل من سبیل الی وصل الی الی
 آیا اون لوگوں سے ملنے کی کوئی صورت ہے جو پتھر کو زمین
 واللزمان رجوع بالوصل اذا
 کیا زمانہ جس کو اوقات آسیا کی طرح گردش میں ہیں
 اوللدموع رقعو وہی جاریہ
 کیا آنسو جو جاری میں ہے اور جن کو بہنے سے اون کو
 وعزهموم اقا سہا بحبهم
 کیا ان رنجوں سے جو میں اونکی محبت میں ٹھارہا میں
 الی خود لنار فی الغرام بها
 کیونکہ تجھ کیلگی عشق کی آگ جس کے سبب سینے کو تہام
 من لے بشوقهم هادیدل الی
 ان کے شوق میں میرا کون (ایسا) رہتا ہے جو جس

بینی و بینہم بید و قیعان
 (اور) میری اور اونکی درمیان صحرا اور چٹیل سید (جہان)
 كانت له كالرحی فی الد راحیا
 ایام وصل کو پھیرا لے گا
 تدی شوز اراقتم او اجفان
 مجاری اور پلکین لہو لہان میں رکھی تھیں گے
 لقلبی الہائم الو ہا رسلون
 میری آواز اور شیدائی دل کو تسلی (مونیوالی) ہے؟
 ما فی الجوانح والاحشاء لہا
 ہڈیاں اور اندروالا بھڑکا ہوا ہے
 ارض ہمالی او طار و اوطان
 سرزمین کا رستہ تباہ و جہان میری مقاصد بھگائے ہیں

این السّر و التّسارت بها ظن
 کہان بین و دینون کو مجھرت جو محمل نہیں سوار ^{تھیں}
 بیض کو احب شدت کا بہا
 و دگو ری گوری آنجھروں سینے والیاں کر حب سے
 اذا النسيم بانفاس لهن سرت
 جب سیم آنکی بو سے دھن لیکر چلتی ہے تو مشک کی طرح
 لہر تھل دور ہم لکن ہم اس کنت
 (اگرچہ) اُن کے گہر لگی جائیکے بعد خالی نہیں ست
 لو لاند کرا یام لهن مضت
 اگر ان کو سائیگدہری ہوئی دونوں کی یا اور اُس مقام کا شوق
 لہا ذکا مت صدی مایحرقہ
 تو میرے سینے میں (اگل) نہ بہرکتی جوا و سکویہ ہو مک نہی
 احسنی زفیرا و الحو الایذار عنی
 مجھ کو اپنی آہ و زاری جو مجھ سے چھینش کر رہی ہو خوں
 عینے تقیض علی صد بہ حرق
 بری آنکھ لگ لگے ہوئی سینے پر (میں) برس رہی ہو

لى اثرها كان احوال وارنان
 (اور) میں اُنکے پیچھے گریہ و زاری ذکر یا چلا جاتا تھا
 قلبی الیھن مشتاق و حنان
 اُنہوں نے اپنی اونٹن پر تل باندھیں میں میروں کی طرف بھاگا تھا
 تفوح کالمسك انقاء و کثبان
 ریت کے نیلے اور تو دے مہک اُٹھتے ہیں
 بعد الخ احب ارام و غرلان
 لیکن اب اونہیں ہرن اور ہرنیاں رہتی ہیں
 و شوق ربع اقامت فیہ جیرا
 جہان سب رفیق ٹھہرے ہوئے تھے نہ تو
 ولم یذب لے قلب و هو یمان
 اور میروں جو سرگردان ہے (یوں) نہ گھستا
 الایو ح بسر احب اعلان
 کہ (اوسکا) اعلان (کہیں) محبت کا بھید نہا نہر تازہ
 حبا لجمع اموالہ و نیران
 چاہتی تھی کہ پانی اور آگ (ایک جگہ) جمع ہو جائیں

وفتیہ عدلوں میں ہی
 نہ لوگوں نے مجھ کو دنیا جبکہ پرندوں کے
 بقول مالک تبکی اشتباہم
 رہا تھے مجھ کو کیا ہو گیا ہے کہ پرندوں کی
 فقلت ویکرمہا لانی
 کیا تھا مگر میری تیس جانتے دو۔ مجھ کو وہ غم بہ
 ملا مضبوطی سے توفیق دیا رہم
 جب وہ چلے تو ان کے گھیروں ناپید ہو گئے
 حتیٰ غلات بمروالدھ طامسہ
 یہاں تک کہ جون جون زمانہ گزرتا گیا وہ (گہرا) ویران ہو گیا
 فقد قفت بہاذا وحشہ واسم
 میں نے وحشت اور غم (کی حالت) میں جبکہ وہ سنسنی
 قلبی بہ المکالتا رمضطرم
 میرے دل میں ایک الم تھا جو اگل کی طرح بڑھ رہا تھا
 ادور الثمرت بافی محلم
 میں اون کے مسکن کے مٹی کو یوں چومتا تھا جتنا تھا

نوح الطیور بکاء فیہ اشجان
 نالے نے مجھ کو (بھی) گریہ و زاری کی تحریک کی
 کل طیرھا فی الایک الحان
 ہر گڑی کی آواز درختوں پہنکر اپنی دوستو اشتباہ میں
 حزن تسعہ کالتا احزان
 جسکو غم (اس طرح) بھڑکاتے ہیں جیسے (راگ کو) آگ
 کاہنا مصحف نحوہ اسرمان
 کہ گویا صحیفے تھے جنکو زمانہ (کی گردش) نے مٹا دیا
 ترغزت سقف منہا وجدان
 اور اونکی چھتین اور دیواریں سب متزلزل ہو گئیں
 اذا قفرت وبہا دم ووحشا
 پڑی تھی اور ہرن اور وحشی (جانوروں) مسکن تھے توقف کیا
 والد مع منجم والجفن ملان
 اور آسمان جو جاسی تھے اور انہیں ڈبڈبائی ہوئی تھیں
 کانتی فیہ ذوالاشواق نشوان
 گویا کہ میں دُعا کی شتاکے مانند تھا جو قسے میں متوال

یا اکتب خیل قد طارت به عجلات

اس سے رجسٹر کو گھورا اور اسے لئے جو رہا ہے

صون دکاری لهم لیل یطول به

اجسیرہ رہیں یہ رجسٹر کرتا ہوں میں طویل موتی عاتی کر

نہ لڑی زینابہ لستہ محسن

میں نہ لڑی زینابہ لستہ محسن

بہشتیہ لڑی زینابہ لستہ محسن

ابن ابی اسلمہ لستہ محسن

ایک لڑی زینابہ لستہ محسن

کے لڑی زینابہ لستہ محسن

ابن ابی اسلمہ لستہ محسن

کے لڑی زینابہ لستہ محسن

ابن ابی اسلمہ لستہ محسن

کے لڑی زینابہ لستہ محسن

ابن ابی اسلمہ لستہ محسن

کے لڑی زینابہ لستہ محسن

بلغ سلامی صحبی اینما کما

میر اسلام میرے یاروں کو جہان کہیں

وان یکن منهم للصب لسیات

وہ میں سے کسی کے لیے لسیات

و ظل بلقف قوی و هو تدبان

اور میری قوم کو اثر دے گا بے شک

مالا یسامتہ بل و کیوان

جن میں نہ بد زبان کا مقابلہ کر سکتا تھا

غنیا و ساد و الوری حتی لهم دانوا

جیسے کہ مغرب اور جنوب مغرب کی طرف

حتى استنارت ہانی الاضربان

جس نے زمین پر بستیوں میں نور سے

دیناہہ لسنحت فی الناس را دیار

اور اس میں کی گئی تھی اور ان کو تو نہیں

وزال عنہا ہم کفر و طغیان

اور ہم نے کفر و طغیان سے

کرم من باولہم حاق المیزوہم

آگئے بادشاہ تھے جن کو موت نے گیر لیا حالانکہ وہ

کانت اراکھم تعالیٰ السماء کما

وہ کے تحت آسمان کو نیچا دیتے تھے اور

یونہا حضرت اذا ما تواہ نمازلہم

میں جبکہ وہ گزرتے کہ انکی محل سرون زت چہر پنجا

شاهدت ابدیہ فیہا تلتائیں انے

میں نے وہاں وہ عمارتیں دیکھیں جو اپنے

لہ یبق مناش فیہا لاهلہم

ان کے باشندوں کا وہاں کوئی نشان باقی تھا

فذاب فی اللہل قوا امعنا ہم

پھر ان کے قایم تمام زمانے میں وہ لوگ ہو کر

خلف اضاعوا ہدی اسلام و نسوا

ایسے قایم مقام جنہوں نے اپنی اسلام کی خوبیاں کہہ دیں

حتی غواو علیہم نخوة غلبت

یہاں تک کہ وہ گمراہ ہو گئے اور ان پر نخوت چھا گئی

اہل الجنود فحول الحرب شجوان

اہل لشکر اور مرد میدان اور شجاع تھے

کانت لہم کالشہب یجتان

اون کے تاج شہاب شاقبہ کی طرح اونپر ٹکرتے تھے

وفوق محزی لد مع العین تہتان

اور حال یہ تھا کہ میرے سینے پر آنسوؤں کا ڈھیر تھا

فضل الیقل نبوہا و ہو درساں

بانیوں کی بلی کی طرف اشارہ کرتی تھیں تاکہ وہ بوسیدہ ہو جائیں

ولا عماد ولا نوى واعطان

نہ کوئی ستون نہ خند تیں نہ صلب

لم یقفوا الزہم قطعاً اذا حانوا

جنہوں نے ان کے گزرنے کے بعد انکی سروی نہ کی

ما قلا تاہم ربہ للضبیط قران

اور اس (سبق) کو بھلا دیا جسکو پاکر کہیں کیوں اونپر قرآن پڑھا

فیسألہم بالحتل شیطان

تاکہ شیطان اپنے مکر سے ان کو ڈگمگا دے

فَلَا تَلْثَايَهُمْ رَابِ لَا نَهُم

اب دنگی گجڑا صاحب پیر پیرین کیو تو اودن مین ہر شخص

انحل ثوا کذ بوا الزا صوا فحوا

ایہ یسے لوگ مین اگر جب کہیں کوئی خبر بیان کریں تو
جھوٹ بولیں اور رین تو گالی گلوچ کریں۔

ان الزا بنا حلت نفی انزل

زمانہ کے حوادث ہم پر نازل ہوئے مین اور وہ

لا ذال، یو بقتنا بالشر هو الی

وہ برابر کہو تباہ کر رہا ہے اور بیماری خویون

لمعشری غفله عما یحیوہم

میری قوم س بات غافل ہے جو اپنے اس طرح

یا ایہا القوم قوموا اذ تسومکم

لوگو! اٹھو کہ تم کو زمانہ غم کو مکر و ناست کا مزا

یا ایہا اممکم ما فی وراکم

جو مصیبتیں تمہاری آنکھوں سے اوجھل مین اور

یردیکم من طالت شدائدہ

زمانہ جسکی سختیاں اس قدر بڑھ گئی مین کہ گویا تمہاری

کل امرء منہم فی الحق سہوان

حق کی باتوں مین غفلت کرنے والا ہے

وانہم انتموا اق لہم خاوا

و جب تک کو کوئی بات نہ کہے تو انہیں ہر کوئی نہیں

یموج موجالہ کالجہ طغیان

اس طرح موجیں مار رہا ہے کہ آسمین بند کی سی طغیان

اکل المکارم والافکار عرثان

اور مرتبوں کے نکل جانے کا شتاق اور ہو کا ہو

من البلاء کما فی الشاء سرعان

نازل ہو رہی ہے جیسے ہیرے لکیریں پر آ پڑتا ہے

ایام خطہ خسف وہی سرعان

چکمانے کے لئے جلدی کر رہا ہے

من داهیات لها تحتد نیران

اگں بڑھ کر رہی ہے (بہت جلد) تمہارا سامنے آنیوالی

کانہا مشرفیات و خرصان

وہ تمہارا بین و رینرے مین، تم کو تباہ کر رہا ہے

كالسيل بالليل تسعي نحوكم فتن

تمہارے طرف تفتنے اس طرح دوڑ رہا ہے کہ جیسے قوس

یا معشری بلغ السيل الزرع وطها

اسے میری قوم سیلاب ٹیلوں پر چڑھ گیا

يا الهف انفسكم انتم ذوو سنة

تمہارا نفوس ہے کہ تو، دانی سے سوتے ہو او

اما بكم خبر من معشر لهم

کیا تم کو اون لوگوں کی خبر نہیں ہے جو ہر ایک میں ان میں

من كان في ارضهم قد كان هضمها

جو اپنے ملک میں شکستہ حال تھے

سادوا الزام وقادوهم بسعيهم

بے بسی اپنی کوششوں سے خلافت کے در اور پیشرو میں

قوم اذا نهضت بالعلم طال لها

وہ لوگ کہ جب علم کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے

في الماء ترقع حذق احيث ان لها

وہ اپنی دانائی سے پانی پر نقاشی کرتے ہیں۔

تردى رجال اكرم فيها و سنون

اور میری رات میں دوڑتی ہے اور تمہارے مرد

بحر الخطوب بها في الارض طوفان

اور چونکہ گوریاجنگ دنیا میں طوفان برپا ہو گیا

جملها و غير كمر ذوالا في يد بخار

تمہارے پیادے اور صاحب اسے ہیں

فكل متسع خرو سلة نمان

سنت اور اوقات کے لئے اس میں

بعضي على الضيم ذلوا هو خردان

اور ذلت و خواری سے سختیات جھستتھے

فما كفهم للذلا في ارضان

اور اون کے ہاتھوں میں ملک و کھیت

الى مجوم السما بالعز بديان

تو انکی عزت کا دیوان آسمان کے ستاروں کا جاپہنچا

مهارة وصناعات لها شان

کیونکہ وہ (مہر و کمین) مشاق میں فنون شریفہ سے آگاہ ہیں

یا وضح قوی لهم جعل بصلهم

افسوس ہر ہمارے قوم پر جنگی جہات و ٹکڑے گرا کر رہے ہیں

ولم تنزل مجدال شب بینہم

اور ہمیشہ سبب (آتش) جنگ کے جو نہیں باہم ہو کر رہے ہیں

یسب بعضهم بعضا مخاصمة

خصومت سے ایک دوسرے کو برا بھلا کہتے ہیں

قوم لهم ملہ فی الدنیا و احدیة

وہ لوگ جو دین و ملت میں واحد نہ تھے

والاختلاف الذی قد شاع بینہم

جو اختلاف کہ ان میں پھیل رہا ہے۔

یا ایہا القوم من فی الذہر فخلصکم

اے لوگو تو تمکو دنیا میں ان آفتوں سے کوئی بچاؤ لا کر

ما یخذکم من فوز عند غیہکم

تمہارے پاس غیار کے کمالات میں کوئی فہرست نہیں

از الی بلغوا فی العلم فایتہ

جو لوگ علم میں انتہا کے درجہ کو پہنچ گئے ہیں

وفی الاساءة ایضاً و امعان

اور جن کو اپنی برائی پر وہی اصرار چاہتا ہے

لتسوی صدورہم کالذرا ضغائن

دل کو کیئے اون کے سینوں کو آگ کی طرح بہت بھڑکے

کانما نکثت للحب ایمان

گو یا اخوت کو ایمان جو ان کے باہم تھے وہ سبق تھے

ما زال بینہم بغض و شنان

ہمیشہ ان میں بغض و دشمنی (تازہ) رہتی تھی

صار و ابہ شیعا بین الیہا نوا

اس کے سبب وہ الگ الگ فریق بن کر حقیر ہو گئے ہیں

عنک خطب ذوالخشم خشیان

جن سے دور اندیش لوگ خوف زدہ ہو رہے ہیں

یزول عنکم ہاذل و حرمان

جسکی بدولت ذلت اور محرومی تم سے کنارہ کر رہی

فی النوع لیسرلہم فضل و رجحان

انسان ہر نوع کی حیثیت انہیں کوئی مفیست برتری نہیں

هم مثلنا بشر ما في عروقهم

وہ بھی ہماری طرح بشر ہیں اور ان کی رگوں میں

ومثلنا لهم اید و ارجلهم

اور ہمارے جیسے اون کے ہاتھ ہیں اور ہمارے جیسے۔

لكنهم منكم اوفى بما لهم

لیکن وہ تمہاری نسبت ان کمالات زیادہ پر دہندہ ہیں۔

قد شمر الذیل عن ساق اجتهاد

انہوں نے سعی و کوشش کے لئے دامنِ محنت بٹایا

وجاهل ناه في عشواه فغوى

وہ جاہل جو اپنی دہوک میں سرگردان رہ کر ادھیڑ بھاگ گیا

هذا الذي انقسم للسعي فهو به

یہی شخص اگر کوشش کے لئے کھڑا ہو جائے تو وہ

يا حاطين دماح لا تخونكم

اے آن زوروں اٹھائیو اور جو تختہ بنیں نہ ٹکودغا نہیں بنو

وشا هر ينسبوا في الحد يد لها

اور ان لوگوں کو کھینچنے والو جب جنگ کیلئے سواروں کی

الادم عدم تحويه ابدان

اور غم کے سوا جو ہر انسان کے بدن میں ہوتا ہو کوئی اور چیز

كمثلنا وكذا مقل واذا ان

اون کے پاؤں میں اور چال انہوں اور کھانے کا

به يرجح للفضيل ميزان

جن سے فضیلت کی ترازو (کا پیر) غالب سمجھا جاتا ہے

فادر كواغبا حوال بهما ارداوا

اور زون باغیچہ انجام معلوم کر لیا جو ان کے لئے باعثِ نیت ہو

وشانه الجهل شينا فيه خسران

اور جہالت کے اور کو وہ عیب لگا جائے جو حسین بن علی نقصان ہے

لقوة فيه بقراط ولقد ان

بسبب قیامت کے جو اسکی فطرت میں جو ہر تہیہ اور تہان ہے

فشد لها في الصنح طعان

اور جو تپسرون میں چھید کر دیتے ہیں

مورا اذا ما التقت للحرب فرسا

مگر موتی تر تو وہ تلواریں لہریں سرخ کر دیتی ہیں۔

و مسعر بن خن و با حینما اضططمت
 اور لرانی کی آگ بھڑکانیوالو کہ یہ آگ بھڑک رہی تھی ہر
 وراکین علی جرم مسومہ
 اور ان باریک جملہ گھڑا گھوڑوں پر سوار ہونے والو
 ونا طقیز راسر العاوم لهم
 اور یہ حقائق علیہ پر گفتگو کر کے والو جن کا بیان
 و ساکنین بارض کا بجزانہا
 اور اس حجت نشان میں رہنے والو جن کا بیان
 ورافعین قبا باللسکو زعمها
 اور اس سکونت کے لئے قے بند کرنے والو جن میں
 ووارثین باموال بها لهم
 اور اس مال دولت کے واسطے ہونے والو جن کے بہرہ پہ
 هل عندکم بنا مرقو مکرو لهم
 کیا تم کو اپنی قوم کی خبر ہے جس کا یہ حال ہے
 اصحابہم مزدواہ ما بصدمتہ
 ان کو وہ مصائب پہنچے ہیں جن کے سد سے

تصفرفیہ لاهل الباس الوان
 تو جنگجو یوں کے رنگ زرد پہر جاتے ہیں
 کانہا فی سیول الشر حیتان
 جو شک جہاں کو سیلاب میں ایسے معلوم ہو میں جسے چیلان
 علی المنابر مثل السمر تیان
 بالائے منبر مثل جادو کے اثر کرتا ہے
 حو الخدمتہم تمشے و غلمان
 انکی خدمت کیلئے سیاہ پتلی والی عورتیں اور لڑکھرائیاں
 قصر مشید و لا یواء ایوان
 ان کے آرام کے لئے مغبوط قصر و ایوان تیار ہیں
 عز المعصب اعراض و نسیان
 انکو پیٹ پر پتھر باندھنے والے بہو کو تن بے پروائی اور غفلت
 ذل یطوهم عار او خذلان
 کہ دولت خوار کی ننگ عار کو ان کو گلے کا کر دیتا ہے
 لا عروا احلیہوی و شہلان
 کچھ شک نہیں کہ اُحد اور شہلا جیسے ٹہاگر کر ڈھیر ہو جائیں

امسوا بذلتهم لهما على وضم
 وہ اپنی ذلت و پستی کو سبب بنیامین مورد آفات ہو گئے
 اليسر لئن مكم انقاذ قومكم
 کیا تم کو لازم نہیں ہوگا کہ اپنی قوم کو اُن :-
 اذ لم تقم فئة منكم لنصرتهم
 اگر تم میں سے کچھ لوگ اُنکی مدد کے لئے نہ اُٹھتے
 الا لعلكم يكثر العالم سعيهم
 بے شک جن کی کوشش عام کے لئے نہیں ہے
 قوموا الكسب معال عنكم ذهب
 اُن بیویوں کے حاصل کیجو اہل جو تہہ ہمارے سے جاتی ہیں
 اما الكوفة بالحق تدافع ما
 کیا تم کو خدا وہ قوت نہیں دی جو اس مصیبت کو دفع کر دے
 ويل لمن حاد يوم اعرج من
 افسوس! وہ شخص غصہ جو ذرا لمبی شخص کے راستے سے آگرایا
 فاين فيكم لذي الاقتار رحمة
 غفلتوں پر تمہارا رحم کہاں گیب۔

بذل العباد ولا يهتزن انسان
 مگر کسی کو (اوں کا یہ حال دیکھ کر) جنبش نہیں ہوتی
 عن موبات بهاتمه مدحمرنان
 مہلکات بجا و جن عنوان جیسا پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹتا جا
 فمن لهم بزوايا الخطب الحوان
 تو پہر مشکل کے وقت اُن کے کون مددگار ہوں گے
 ولا وري زندهم فيه لذلان
 اور جھوٹ اپنی چھماق سے اگ نہیں نکالی وہ ذلیل ہیں
 واسعوا لها وهي للارواح اثما
 اور انکو جو کوشش کرو کہ جانو کی قدر و قیمت انھیں جو کر
 به العيد و زجت والقلب حيران
 جسکی بدولت آنکھیں گریان اور دل حیران ہیں
 للحق منه امارات وعنوان
 جس کی طرف سے حق کی علامتیں اور عنوان مقرر ہوئے
 واين فيكم لامر الله اتقان
 اور خدا کے حکم کا ادب (جو تم میں تھا) کہاں ہو۔

واین عهد و اخلاص و معدله

وفا سے عہد اور خلوص اور انصاف کہاں گیا

واللہ کلّفکم فی الدین وسعکم

خدا تم کو دین میں تمہاری طاقت کے موافق تکلیف دی ہے

فالدین یسّی کما قال ابن امنہ

(دیکھو) دین سب آسان ہے جیسا کہ ابن امیہ (رضی اللہ عنہ) فرمایا

الحمد یواخ رسول اللہ بیکم

کیا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) تو تم میں خیریت نہیں دیتی

محمد سید الکونین و تبار

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) دو نون جہان کا سردار و رہبر پیشوا

کالبدا للاح سنّہ فی الاثام اذا

اُس کا نور چود ہووے اُسے چاند کی طرح عالم میں سوخت چمکا

فاللہ ارسلہ بالحق فی زمن

خدا تعالیٰ اُس کو حق کے ساتھ اُس زمانہ میں بھیجا

فقام یوقظ الطافاً ورحمۃ

وہ اپنی مہربانی اور عنایت اور نیکوئی کو بکھیر گیا

واین صدق و معروف و احسان

اور سچائی اور احسان اور پہلائی کہاں گئی -

لانہ عالم الاسرار حذران

کیونکہ وہ دلوں کا حال جاننے والا اور رحم والا ہے

لکنہ عندکم من البیان

لیکن تمہارے نزدیک بوجہل ہو نہیں سکتا لیسانے مانند ہے

ولم یقل ان اهل الدین اخوان

کیا اُس نے نہیں کہا کہ کل مومن بھائی بھائی ہیں

دقت بہ ذرقۃ الافلاک عدنان

جسکی بدولت تبدیل عدنان آسمان کی بندھائی کے ہوئے

ارحی سدل الدجی کفر و طغیا

جبکہ کفر و ضلالت نے (اُس پر) تار کی کرڑاؤں لگائیں

عن ذکرہ فیہ عم الناس غفلان

جبکہ حق کی یاد سے لوگوں میں غفلت پھیل رہی تھی

من بالغوایۃ و اھی العقل و سنان

جو اپنی کمرہی اور ضلالت کے سبب غفلت پڑے ہوئے تھے

لَوْلَمْ يَقُمْ لِحَادِثِ الْهَدْيِ وَحُوتِ

اگر وہ (اس طرح) ان کے لئے موانع دین حق میں جاتا۔

بَيْتِ بَنَاهُ الَّذِي نَارُ الْعَدُوِّ خَلَّتْ

وہ گھر جس کو دشمنوں نے تباہ کیا جس پر دشمنوں کی آگ

فَقَدْ حَوَاهُ الْاِلٰی فِي غِيَمٍ سَلَامٍ

یہ گھر آسمان کے ابروؤں میں گھرا گیا اور امن کی غیم میں

وَوَضَّلَ اسِيرٌ فِي الْاَفَاقِ مَرْمِلٌ

اور جو ظالم ہستم ان کے سبب دنیا میں شایع ہوا

لَوْلَا النَّبِيُّ اَمَامُ الْمُرْسَلِينَ غَوَتْ

اگر نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) رسولوں کے سامنے نہ آتا تو تمام عالم

بِمَجْهَتِي مِنْ ظِلَامِ الْكُفْرِ زَالٍ بِهِ

میری جان فدا ہوا ہے جس کی بدولت کفر کی تاریکی جاتی رہی

نَبِيْنَا الْاَمْرُ النَّاهِي وَشَافِعُنَا

ہمارا نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) امر و نہی کرنے والا اور ہماری مددگار

خَيْرُ الْاَنَامِ اَجَلُ الْاَنْبِيَا شَرَفَا

بہترین مخلوق اور پُرانی میں تمام انبیاء سے افضل

نہیں ملتا
ان کے
ساتھ

بَيْنَا مَكَّةَ اَصْنَامٍ وَاَوْثَانَ

اور مکہ میں بت اللہ پرانے نام اور اوثان چھپاتے

بَيْنَ الْحَمِيَّةِ بِهَارُوحَ وَرِيحَانِ

اس طرح تہندی ہو گئی کہ گویا آسمان کے لئے رات اور جنت

وَعَمَهُ بِهَمٍّ لِّلْكَفْرِ عَمْرَانِ

اور جن کے سبب وہ ان کفر کی آبادی پھیل گئی

ظَلَمَ بِهِمْ شَاخٌ فِي الدُّنْيَا وَعَدُوٌّ

اطراف عالم میں وہ ضرب مثل تھی یہ ان کے دشمن

كُلُّ الْاَنَامِ نَوَاقِيسٍ وَصَلْبَانِ

تمام مخلوق اور صلیبیں گمراہ کر دیتی ہیں

وَكَفَّهُ بِالْعَطَا كَالْمَرْهَتِ اَنْ

اور جس کا ہاتھ مینہ کی طرح بخشش دے دے

يَوْمًا لِّشَدِيدٍ بِالْخَوْفِ وَزَلْزَلِ

شفاعت کرنے والا جس کے خوف سے بچے بوڑھے ہو جائیں

بَحْرٍ بِهَمٍّ كَالْمَرْهَتِ فِي الدُّهْرِ اِيَّانِ

اور ایسا دریا جس سے ہر شخص دنیا میں ہر سیرت

بدل السرائر في الدلائل ما أشبه

وہ رسالت کا یہ سامہ کمال ہے کہ دنیا میں

مثل النجوم مدى الأيام غران

جسکی خوبیاں تیسے ستاروں کی طرح چمکتی رہیں گی

وكل قول من الأقوال له رايك فيه ملحه فهو قول فيه نقصان

وہ ایک ایسا قول ہے جو نقص سے خالی نہیں

ترانہ از بے تواریخین ایسی تعریف ہو

وأنه تجس طالت له أبدا

اوسلی: تپاک ایک رخت جس کی

على الأنام ملال الظل انحصار

شہنشاہیہ غلو قات پر سایہ ڈالنے کیلئے ہستی مونی

يفدى عاين بغير الشوق هجته

اوپر سون کوئی جان نہایت شوق کے ساتھ

من كان في قلبه دين وإيمان

خدا ہوتی رہیں گی جن کے دل میں یقین ایمان ہو

يقصرى الاله عندك باتوا وليشبههم

جو ہر کسی پرست اس کرتے تھے وہ اپنی تمام آرزو سے

بالمديہ جميعا وهو طيان

اوسلی: دعوت کرنا اور اونکھٹ بہنا اور آپ کا رہنا تھا

شكك اليه بعير في البلاء كما

وہ شکیبے کے وقت اس اپنی شکایت بیان کی

حمت اليه جذوع وهو عيدا

جس طرح لادوسلی جہاں میں تو خزانہ باوجود لکڑی ہوئی

ان الالى معه هم معشر خشن

جو لوگ اس کے رفیق تھے وہ ایک گروہ تباہ و برباد

شم الانوف كما اة القوم اعيان

صاحب شہادت بہادر اور سردار

زكوا بصحبته حتى غدا وافئة

وہ اوسکی صحبت اکی برکت سے پاک ہو گئے تھے

ما في سبحا يا هم عيب ولا ذان

یہاں تک کہ وہ ایک ایسی جماعت بن گئے جن کے

خصائل میں نہ کوئی عیب تھا نہ کوئی دوہرا۔

اجازتیں ہم ملاقات ہم

آراون کے اغیارنے مال جمع کیس تک

قن مرسبو فہم اہل النفاق کون

یہ وہ لوگ تھوڑی تلواریں اہل نفاق کی پیشانیوں پر

ہم للاخوة فی دین الہادی حسنا

وہ دینی اخوت کی وجہ ایک دوسرے کے مہر و

کالاسد قاموا اذا نادى لنا ثبته

دشمن کی طرح مدد کرنا کوٹھڑی تھے جب مروت میں

نفسے فداء رسول کا اقد قہم

میری جان سے رسول پر فدا ہو جو اون کا پیشوا تھا

ما اورق العود فحضرا وما سمعت

جب تک کہ درخت کی ٹہنیاں سرسبز ہوتی ہیں

صلی علی المصطفیٰ والال کلہم

میرا پروردگار جو کہ بزرگی والا اور احسان والا ہے

نہیں
نہیں
نہیں

لفتیۃ للمعالی الغر خزان

تو اونکی جماعت نے نمایاں بزرگیوں کا خزانہ

فوق الجاہ وفي الاسراء ما کانوا

دفع دے تھے اور جو مصائب میں کھیلتے تھے

عبدہم کذوی القبریات خلان

اور شل رشتہ داروں کے سچے دوست تھے

اخوہم وھو اھل الخوف اسوان

بجالت خوف و غم اون کا بھائی (اونکو) بچاتا تھا

مزا و ضحیٰ الحق فیہم وھو عیان

اور جس نے اون پر حق و ایسا واضح کر دیا کہ کسی پروردگار

حمایۃ الایک یوری شوقھا البان

اور جب تک جنگل میں میسر کی آتش شوق میں جھتی ہے

رب الذی ہوذوالاکرام مذان

محمد مصطفیٰ اور اسکی آل پر رحمت نازل فرماتا ہے

مولوی حکیم محمد وحید الدین صاحب عالی حیدر آبادی مہتمم صدر شرف خانہ یونانی سرکار عالی کے
 رسائل و تصانیف مختلفہ مطبع مین طبع ہوئے ہیں صدر شرف خانہ یونانی سرکار عالی واقع
 چارکمان حیدر آباد دکن کے پتہ سے طلب کرنے پر جب ذیل قیمت سے مل سکتے ہیں

(۱) قصیدہ بیہ جکا ترجمہ شمس العلماء مولانا الطاف حسین صاحب جمال مصنف حیات جاوید و یادگار غالب

وغیرہ نے فرمایا ہے مطبوعہ مطبع شمس اگر قیمت ۲

(۲) الجواهر الزہرہ فی روح النبی والہ الطاہرہ مطبوعہ دائرۃ المعارف النظامیہ قیمت ۲

(۳) القصیدہ العربیۃ فی الریمۃ الارضیۃ مطبوعہ ایضاً قیمت ۱

(۴) المراثی العربیۃ فیہا تواجیح جبرئیل ایضاً ایضاً قیمت ۱

(۵) قصیدہ حیدرہ فی نعت خیر البرچسکی شرح فارسی زبان مین مولوی قطب الدین محمود صاحب رکن

مجلس پاکپانہ و میراجیس لائیف کونسل سرکار عالی نے کی ہے مطبوعہ مطبع ابو العالی قیمت .. ۲

(۶) شہنوی مشعل سلام اردو زمین قوم کی موجودہ حالت کا نوہ کنینچا کیا ہے قیمت ۳

المشتہ محمد اکبر علی صیغہ دار علائقہ پاکپانہ

پچھپائی مطبع شمس اگرہ

ہمارے مطبع مین ہر قسم کا کام اردو فارسی عربی وغیرہ بہت کفایت ہو سکتا ہے نوہ کیلئے ہمارے مطبع کی مطبوعہ
 کتب کافی ہیں جن صاحب کو ضرورت ہو مشتہ سے خط و کتابت کریں۔

مگر صاحبان حیدر آباد دکن کو خط و کتابت کی بھی تکلیف اٹھانی نہ پڑے گی کیونکہ محمد ابراہیم خان جٹا، لاک
 مطبع شمس بازار شیدی عنبر حیدر آباد دکن مین موجود ہیں جن سے ہر معاملہ بالمشافہ نہایت آسانی کے ساتھ طے ہو سکتا ہے
 المشتہ محمد بشیر الدین خان منیر شمس پریس شہر اگرہ

